سوال

(668) رفعِ سبابہ کس وقت کرنا چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رفعِ سبابہ کس وقت کرنا چاہیے؟ ہمارے یہاں ایک اہلِ حدیث صاحب کہتے ہیں کہ صرف اس وقت جب التحیات میں 'اَشْهَدُ اَن...' کہے۔ اس وقت انگلی کو حرکت دینی چاہیے۔ اس کے بعد حرکت دینا، یعنی مسلسل انگلی کو حرکت دینا حدیث سے ثابت نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ رفعِ سبابہ ''لا الٰہ الا '' کہتے وقت ہونا چاہیے۔ ان لوگوں کا اعتماد بیہقی کی ایک روایت پر ہے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے، کہ اس روایت میں قطعاً اس بات کی تصریح نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے پر اشارہ کرتے تھے۔ پھر روایت بھی ضعیف ہے۔ خفاف سے بیان کرنے والا راوی مجہول ہے۔ ''ابو یعلیٰ'' میں اس کی دوسری سند بھی ہے۔ لیکن اس میں سعید بن عیاض ضعیف ہے۔ حافظ ذہبی ''الکاشف'' میں اس کے بارے میں فرماتے ہیں: اسے ترک کردیا گیا ہے۔

نیز علامہ البانی نے ''حاشیة مشکوٰة'' اور ''صفة الصلاة'' (ص:۱۳۶) میں ''لا الہ الا '' پر انگلی اٹھا کر رکھ لینے کو بے اصل قرار دیا ہے۔ جملہ احادیث کے عموم کا تقاضا یہ ہے، کہ ''تشہد'' میں اوّل تا آخر انگلی کو اٹھا کر مسلسل حرکت میں لانا چاہیے۔ فرمایا: 'کَانَ یُحَرِّکُ اِصبعَهٗ یَدعُوبِهَا' سنن أبی داود۔ سنن النسائی، باب مَوضِعِ الیَمِینِ مِنَ الشِّمَالِ فِی الصَّلَاةِ، رقم: ۸۸۹" اور عدمِ حرکت والی روایت شاذ یا منکر ہے کیونکہ 'لَایُحَرِّکُهَا' سنن أبی داود، باب الاِشَارَةِ فِی التَّشَهُّدِ، رقم: ۹۸۹" میں محمد بن عجلان نے اپنے سے اَوثق زائد بن قدامہ کی مخالفت کی ہے جس میں 'یُحَرِّکُهَا' کے الفاظ ہیں۔ حدیث میں رفع سبابہ کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے:

'هِیَ اَشَدُّ عَلَی الشَّیطَانِ مِنَ الحَدِیدِ۔ یَعنِی السَّبَابَةَ' مسند احمد، رقم: ۶۰۰۰

یعنی ''تشہد میں شہادت کی انگلی کا اٹھانا زیادہ سخت ہے شیطان پر لوہے (کا نیزہ مارنے) سے۔''

اور عبدا بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

'کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُشِیرُ بِاِصبَعِهٖ، اِذَا دَعَا' سنن أبی داود، باب الاِشَارَةِ فِی التَّشَهُّدِ، رقم: ۹۸۹، سنن النسائی، باب بَسطِ الیُسرٰی عَلَی الرُّکبَةِ، رقم: ۱۲۷۰

یعنی ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد پڑھتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔''

اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے : 'یدعوبها' یعنی مسبحہ (شہادت کی انگلی) کے ساتھ آپ دعا کرتے تھے۔ مزید آنکہ ابوداؤد میں ہے :

'لَایُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ' سنن ابی داؤد باب الْإِشَارَةِ فِی التَّشَهُّدِ، رقم : ۹۹۰"

''اپنی نگاہ کو اشارے کے مقام پر رکھتے۔'' نیز فرمایا :

'قَدحَنَاهَا شَیْئًا' سنن ابی داؤد باب الْإِشَارَةِ فِی التَّشَهُّدِ، رقم : ۹۹۱" یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگلی کو تھوڑا سا جھکائے ہوئے تھے۔

صاحب ''المرعاۃ'' فرماتے ہیں :

'فَالرَّاجِحُ عِندَنَا أَن یَعقِدَ مِن أَوَّلِ القُعُودِ مُشِیرًا بِالْمُسَبِّحَةِ، مُستَمِرًّا عَلٰی ذٰلِکَ إِلٰی أَن یُسَلِّمَ۔ (وَاللّٰهُ أَعلَمُ) قَالَ العُلَمَاءُ : خُصَّتِ السَّبَّابَةُ بِالإِشَارَةِ : لِاتِّصَالِهَا بِنِیَاطِ القَلبِ فَتَحرِیکُهَا سَبَبٌ لِحُضُورِهِ' (۶۶۲/۱)

یعنی ''ہمارے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ قعدہ کے شروع سے (انگلیوں کی) گرہ لگائے۔ سلام پھیرنے تک مسلسل مسبحہ (انگشتِ شہادت) کے ساتھ اشارہ کرتا رہے۔ وا اعلم۔ علماء نے کہا ہے کہ اشارہ کے لیے سبابہ انگلی کو اس لیے خاص کیا گیا ہے کیونکہ اس کا دل سے قریبی تعلق ہے۔''

پس مسبحہ (انگشتِ شہادت) کو حرکت دینا دل کی بیداری کا موجب (سبب) ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :571

محدث فتویٰ